مظلوم کشمیریوں کی نگاہیں حرمین شریفین اور پاکستان پر

خطبہ حرم۔ الشیخ عبدالرحمن السدیس۔ ترجمہ میر زمان

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات پاک ہے۔ اسی کے لئے سب تعریف ہے۔ جس نے اپنے محبوب بندے کی مدد کی اور فتح کی بشارت دی اور بہت سے گروہوں کو شکست سے دوچار کیا اور اپنی فوجوں کو نصرت عطا کی۔ اس کی ذات وہ ہے جس کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے اور اس کی فوجوں کو شکست نہیں ہوا کرتی۔ اس کے علاوہ کوئی قوت اور طاقت نہیں۔ سلام اس پر جس نے پیغام پہنچایا (اللہ کا) اور امانت ادا کی اور امت کو سیدھی راہ دکھائی اور اللہ کے حکم سے ظلمت کے پردے چاک کئے اور اللہ کے راستے میں ایسا جہاد کیا کہ حق ادا کر دیا اور پورے اہتمام کے ساتھ بلکہ اپنے مال اور اپنی زبان سے بھی۔

اما بعد!

اے مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ تقویٰ کے ذریعے ہی رزق کے دروازے کھلتے اور مکر و فریب کے دروازے بند ہوتے ہیں اور حزن و یاس کے بادل چھٹتے اور غمگین حقائق منظر عام پر ظاہر ہوتے اور رحمت کی بارش برستی اور فتن و مصائب اور ابتلاء سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اے دینی بھائیو! اخوت اسلامی کے وسیع تر مفہوم کا تقاضہ یہ ہے کہ ابناء اسلام کے درمیان نہ ٹوٹنے والا بھائی چارا قائم ہو اور ملت اسلامیہ کے دکھوں کا شعور

ہو اور مسلمانوں کے مسائل سے گہری دلچسپی ہو۔ اس لئے ہر مسلمان پر واضح ہونا چاہیئے کہ اس کے ہم عقیدہ بھائی کس حال میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسے اطلاع ہونی چاہیئے کہ کس طرح سگے بھائی بندھوں کو خونی دریاؤں میں نہلایا جاتا ہے اور یہ طوفانی سیلاب ایک سلسلہ وار داستان کے وہ مختلف مناظر ہیں جن کا انجام اسلام اور اس کے ماننے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر مرکوز کیا جا چکا ہے بلکہ یہ اسلامی بلاک اور بت پرست بلاک کے درمیان نہ ختم ہونے والی وہ کشمکش جو مسلسل اشتعال انگیز ہو رہی ہے اور ایک ایسی زنجیر ہے جس کی کڑیاں باہم متصل اور جڑی ہوئی ہیں۔

آج شاید ہم نہایت قلیل چیز پیش کر کے اللہ کے سامنے معذرت خواہ ہو سکیں اور اس کی وجہ سے ایک ولولہ اور تڑپ پیدا ہو سکے ان دلوں میں جن میں رحم ہو گونج پیدا ہو سکے ان کانوں میں جن میں سماعت کی صلاحیت اور اہل ایمان کی حمیت و غیرت کو مسلمانوں کی لوٹی ہوئی عزتوں پر جھنجھوڑا جا سکے۔

اے میرے ہم عقیدہ بھائیوں مجھے آپ اجازت دیں کہ میں آپ کو خالص شعور کے ساتھ مہبط وحی اور رسالت وحی سے کچھ دور لے جاؤں اس مقام سے دور جہاں کہ تم نعمتوں سے اور امن و سلامتی سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ تاکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جو تم پر کی گئی ہیں احساس ہو سکے۔ تمہیں اس پار لے جاؤں اور تمہیں معلوم ہو کہ اس پار کیا گزر رہی ہے؟

وہ ایک ایسا خطہ ارضی جو برصغیر کی آخری حدود میں واقع ہے ایک ایسی وادی جو کھلے ہوئے گلاب کی طرح ہمالا کے پہاڑوں کے دامن میں ہے اور تمام دنیا کے ممالک سے خوبصورت ملک ہے۔ لگتا ہے کہ قدرت کے حسن و جمال کا ایک

ٹکڑا ہے باغات اور جنگلات سے اٹا ہوا (ڈھکا ہوا) ہے۔ دریا اور جھیلیں اُس کی وادیوں کو چیرتی ہوئی نکل رہی ہیں۔ اس کے بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈھکی ہوئی برف چمک دمک رہی ہے جس نے ان پہاڑوں کو قدرتی عبا (لباس) پہنا رکھی ہے لیکن اس بد قسمت خطہ کی تمام خوبصورتی اور قدرتی مناظر ایک قفس میں تبدیل ہو چکے ہیں اور تمام مظاہر کانٹوں کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ اس کی خوشیاں چیخ و پکار میں بدل گئی ہیں اس کی رونق حزن میں بدل گئی ہے۔ اس کی آسائشیں تکلیفوں میں بدل گئی ہیں۔ کل تک وہ مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا تھا اور آج اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں زار و قطار رو رہا ہے۔

وہ کیسے نہ روئے اور ہم اس کے ساتھ کیوں نہ روئیں جب کہ اس کے مرد قتل کئے جا چکے اور اس کے نوجوان تعذیب کا نشانہ بنائے جا چکے اور اس کی عورتیں بیوہ ہو چکیں اور اس کے بچے ذبح کئے جا چکے اس کی عزتیں اور عصمتیں (تار تار ہو چکیں)، لٹ چکیں اس کے مویشی جلائے جا چکے اس کے گھروں اور مساجد کو تباہ کر دیا گیا اور اس کے قدرتی وسائل کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ اس کے قدرتی و طبعی حسن و جمال اور مناظر کو بھڑکتی ہوئی جہنم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور عداوت و حقارت کا نشانہ بنا دیا گیا ہے اور ظلم و بربریت کا میدان کارزار بن چکا ہے۔ ظلم و ستم کا پورا ڈرامہ ادنی سے اعلیٰ ساز سے کردار وہ حقیر اور بد ترین قوم ادا کر رہی ہے اور سیاہ و سفید کی مالک بن چکی ہے جو تمام مخلوق میں کم تر درجے کی ہے اس کی کم مائیگی کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ گائے کی پوجا کرتی ہے۔ ہر اس چیز سے نفرت اور حقارت کرنے والی قوم ہے جس کا ادنی تعلق بھی اسلام سے جڑتا ہو اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ آخر ایسا کیوں

ہے؟ اس کا جواب خود قرآن نے دیا ہے "ان اہل ایمان کو انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جاتا صرف اور صرف اس لئے کہ وہ اللہ عظیم پر ایمان لاچکے ہیں"۔

اس کے بعد جب کہ آپ مظلوم خطہ کا ادراک کر چکے ہو۔ آپ کو وہاں لے چلتا ہوں جس کا قصہ ضمیر کو ہلا دینے والا ہے۔ اسلام کا گہوارہ اور جہاد کا میدان خطہ کشمیر۔

اے اہل ایمان بھائیو! "کشمیر المسلمۃ" ایک ایسی صورت ہے جو سنی نہیں جاتی اور ایسی آہ ہے جس پر کان دھرے نہیں جاتے رستا ہوا زخم اور بہتا ہوا خون وہ ایسا آنسو جو نہ خشک ہونے والا ہے وہ کشمیر جس سے بہت غافل ہو چکے جس سے بڑی تعداد لاپرواہ ہو چکی جس سے عالمی ذرائع ابلاغ لاعلم رہے اور اسلامی ذرائع ابلاغ دھوکے میں رہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ قصہ کشمیر آج بھلا دیا گیا اور حادثوں کے سیلاب میں بہا دیا گیا۔

بے حد قلیل ہیں جو اس سازش کے تانے بانے سے واقف ہیں اور نہایت قلیل ہیں جو اس پر گزرنے والے قیامت خیز حادثوں پر تڑپ کر رہ جاتے ہیں یا وہاں کی خبروں سے آگاہی حاصل کرتے ہیں اور اس کے حل کے لئے تجاویز پیش کرتے ہیں۔

یہ قصہ آج کا پیدا شدہ نہیں بلکہ اب پانچویں دھائی میں داخل ہو چکا ہے۔ تقریباً ۴۵ برس گزر چکے ہیں اور بت پرست متعصب ہندو کشمیری مسلمانوں پر دردناک ستم اور خوفناک مظالم ڈھا رہے ہیں (بغیر کسی جرم کے)۔ ان کا کوئی جرم پکڑا نہیں گیا سوائے اس کے کہ وہ اپنے عقیدے اپنی عزت اپنی ناموس اپنی حریت اور حیا کی بقا پر مصر ہیں اور اپنی زمین پر امن و سلامتی سے زندہ رہنا چاہتے

ہیں۔ بلکہ عالمی قراردادوں کے مطابق اپنا پیدائشی حق مانگتے ہیں۔ لیکن اسلام اور انسانیت کے ازلی دشمن شرپسندوں اور بت پرستوں نے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا اور وسیع و عریض خطہ کشمیر کو غاصب پنجوں میں جکڑنے کے لئے اور ابتلاء و آزمائش میں ڈالنے کے لئے آگ و فولاد کی زبان اختیار کر لی تاکہ کشمیری مسلمانوں کی جرات مند نسل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے۔

چنانچہ ظالم بنیئے نے وحشی بھیڑیوں کا کردار ادا کیا اور سنگین اعمال کا ارتکاب کیا۔ ایسے بربریت نما جرائم کا آغاز کیا جسے ہر دین اور مذہب نے مسترد کیا اور انسانیت اسے قبول نہیں کرتی۔ انہوں نے ایسی ہلاکت و خونخواری کا بازار گرم کیا ہے جو حقوق انسانی کے پامال ہونے کی خوفناک تصویر فراہم کرتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود پورا عالم (دنیا) بمع اپنی ایجنسیوں کے بمع اپنی تنظیموں کے اور بمع اپنی نیوز ایجنسیوں کے اور تمام ذرائع ابلاغ کے خاموش تماشائی بنا ہوا ہے اور ان پر حیران کن سکوت طاری ہے اور پریشان کن دھوکہ دہی کی فضا ہے۔ سبحان اللہ العظیم! کیا ہو جائے گا اگر ان مظالم کا عشر عشیر بھی ان لوگوں کے ساتھ ہو جائے جو کوئی زبان سمجھتے ہیں۔

اے پیارے بھائیو! ہمارے کشمیری بھائیوں کے مصائب ایک خونی داستان بیان کر رہے ہیں جو کہ ہماری معذور امت کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

بت پرست ہندوؤں نے برصغیر (ہند) میں عموماً اور کشمیر میں خصوصاً ایسے جرائم کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے کہ سن کر جبیں شرم سے جھک جاتی ہے۔ کتنے ہی ایسے بوڑھے جو دیکھ بھال کے محتاج ہیں۔

اور کتنی ایسی بیوائیں اور کتنے مقتولین ہیں جو اپنی ازواج اور نومولود بچوں

سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور کتنے بے گناہ (معصوم) بچے ہیں جو شفقت اور کفالت کے محتاج ہیں۔ جنہیں اپنی ماؤں اور دودھ پلانے والے مویشیوں سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے وہ کشمیر جو ایک آگ کا لاوا بن چکا۔ اور کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے اور اس کی لپیٹ میں ہرا اور خشک آ کر بھسم ہو سکتا ہے وہاں تو ہر چیز بھڑک رہی ہے۔ حالات نہایت ہی خوفناک ہیں اور بے قابو ہو چکے ہیں۔ کشمیر کی شاہراہیں اپنی رونق کھو چکی ہیں اور مسلسل کارروائیوں کا میدان بن چکی ہیں اور لوگوں کے رہائشی مکانات فوجی کیمپوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ حقوق انسانی کی پامالی اپنے خطرناک درجے کو چھو رہی ہے۔ پورا نظام معطل ہو کر رہ گیا ہے اور اقتصاد تباہ ہو چکی ہے۔ غذائی مواد اور طبی امداد روک دی گئی ہے اور نہ بند ہونے والا کرفیو جاری و ساری ہے۔

یہ سب کارروائیاں صرف اس لئے جاری ہیں کہ مجرمانہ کارروائیوں کو چھپایا جا سکے اور عالمی و اسلامی رائے عامہ سے اوجھل رہنے دیا جائے۔

اے امت اسلامیہ! آخری اعداد و شمار کے مطابق اگر وہ ثابت شدہ حقائق نہ ہوتے تو خیالی اور مبالغہ آمیز قصوں میں شمار کئے جاتے۔

اس وقت تک مرنے والوں کی تعداد ۳۰ ہزار مسلم تک پہنچ چکی ہے اس سے دو گنا افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ایک لاکھ خاندان کو ہجرت پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ ایک ہزار خواتین کی عصمت دری کی جا چکی ہے۔ ٦ سو سے زائد بے گناہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کئے جا چکے ہیں۔ ہزاروں گھر جلا دیئے گئے ہیں کھیت راکھ کے ڈھیر بن گئے ہیں، بہت سے مدارس اور مساجد تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی قتل و غارت گری کا طوفان برپا ہے جو رونگٹے کھڑے کر دینے والا

ہے۔ جیسا کہ منصوبہ بندی کے تحت سب کچھ ہو رہا ہے۔

پس اے امت مسلمہ کی بربادی اور شرمندگی و لاچاری جو اس کے حصے میں آچکی ہے۔

امت اسلامیہ پر کس قدر آزمائش کی گھڑی آچکی ہے اور کتنی آہیں اور چیخیں آسمانوں کی طرف بلند ہو رہی ہیں لیکن کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

کتنی اذانیں ہیں جو میناروں سے بلند ہوتی رہیں
مگر کتنے ہیں جن تک وہ آوازیں پہنچ ہی نہ سکیں

میرا گزر ایسی عورت سے ہوا جو رو رہی تھی
میں نے پوچھا اے لڑکی کیوں رو رہی ہے؟

تو کہنے لگی: میں کیوں نہ روؤں؟ میرا پورا خاندان ماسوائے خلق خدا کے فوت ہو چکا ہے۔

یہ ہے وہ کشمیر! جو پکار پکار کر مدد مانگ رہا ہے کیا ہے کوئی لبیک کہنے والا؟ اور ہے کوئی مدد کرنے والا؟ اور ہے کوئی آواز سننے والا؟ واہ سلاہ! واہ معتصم کیا کوئی معتصم ہے جو آج قیادت لے کر پہنچ سکے؟۔

اے اہل کشمیر! اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت کرے گا پس تم ضرب کاری لگاتے رہو اور ہمت بلند رکھو، ہمارے دل تمہارے ساتھ ہیں، ہم اپنا مال بھی لگا دیں گے اور اپنی تلواریں اور قلم بھی تیز کر کے آپ کا ساتھ دیں گے۔ ہماری زبانیں ہمیں توڑ دینے والی ہیں لیکن ہمارا دین ہمیں جوڑ کر ایک کر دیتا ہے۔ اے اصحاب سیادت و قیادت! اے علماء و مصلحون! اے اصحاب ثروت غیورو! اے ذرائع ابلاغ والو!

تمہیں کیوں سانپ سونگھ گیا ہے اور تم کیوں خاموش ہو چکے ہو؟ تم نے اپنے بھائیوں کی نصرت ومدد سے منہ کیوں پھیر لیا ہے!

کشمیریوں پر مظالم رکوانے کیلئے عالم اسلام اپنی ذمہ داریاں پوری کرے

کشمیر کے موجودہ حالات تمام عالمی ایجنسیوں اور اسلامی حکومتوں اور ریلیف کی تنظیموں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ضمن میں کوئی فوری حل تلاش کیا جائے اور کوشش تیز تر کی جائے۔

تو کیا کوئی ہے جو اللہ کے لئے یہ ذمہ داری قبول کرے؟ اور اپنے دین پر غیرت کھائے؟ تو کہیں عمرؓ کا درہ ہے؟ اور ہے کہیں عمرؓ کا غصہ؟ اور دینی حمیت؟۔

بے شک تمام غیرت مند مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں پر ٹوٹنے والے مظالم اور بت پرستوں کی یلغار کی مذمت کرتے ہیں اور دنیا کی تمام بین الاقوامی و بین السلامی حکومتوں اور مہذب معاشروں اور عالمی واسلامی تنظیموں سے اپیل کرتے ہیں کہ سب کشمیری عوام کی مدد کے لئے آگے بڑھیں اور تمام مسلمان اپنے مجاہدین کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جائیں اور اپنی دعاؤں اور اقوال سے ان کی مدد کریں۔

اور اپنی کوششوں کو تیز تر کریں تاکہ تمام عالمی تنظیموں پر دباؤ بڑھ جائے

جس کے نتیجہ میں کشمیری عوام کو اپنا پیدائشی اور بنیادی حق واپس مل سکے۔ اور ان کے احوال و خیرات قابض بت پرستوں کی ریشہ دوانیوں سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کی جدوجہد میں برکت پیدا کرے اور ان کا ہر قدم عزت و کرامت کی طرف اٹھے۔ اللہ تعالیٰ کا امر ہی غالب رہنے والا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا وسیع کردار ہے جو تم نے ان بھائیوں کے معاملے میں ادا کرنا ہے۔ پس تم انہیں مالی اور دعا کی امداد فراہم کرو۔

اے مسلمانو۔ امت اسلام! اس وقت کشمیری قوم جس آزمائش و مصیبت سے گزر رہی ہے امت مسلمہ عام طور پر اور امداد باہمی کی تنظیمیں خاص طور پر ذمہ دار ہیں کہ وہ اس بھڑکتے ہوئے معاملے کا انتظام کریں اور خاص توجہ مرکوز کریں

رات کی تاریکی طویل ہو چکی ہے اور خاموشی کا وقت بھی بہت لمبا ہو گیا ہے۔

اسلامی دنیا کی نظریں اس وقت دو عظیم مملکتوں پر لگی ہوئی ہیں جن کا سیاسی اور عالمی وزن ہے۔ ان کا عوامی اور بین الاقوامی بھرم بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے اور وہ ہیں مملکت حرمین شریفین و مملکت پاکستان اسلامی۔

ان دو ملکوں کا اسلامی مسائل و معاملات کو حل کرنے میں ایک بڑا حصہ ہے اور امت اسلامیہ کے آلام و مصائب میں بڑی حد تک کمی آئی جو اللہ کا شکر ہے اور کشمیر کا مسئلہ مزید اہتمام کا محتاج ہے اور تقاضا کرتا ہے اور پاکستان کا بڑا کردار اللہ کے فضل کے بعد مسئلہ افغانستان کے حل کرنے میں ہے۔ لہذا کشمیری مسلمانوں

کے لئے بھی ایسا ہی سلوک برتا جائے جو افغان عوام سے کیا گیا تھا تاکہ وہ بھی اپنی آزادی اور عزت واپس حاصل کر سکیں۔

موجودہ حالات میں اللہ کے فضل سے کشمیر میں اسلامی انتفاضہ اور اصلاحی تحریک کا تانا بانا صحیح خطوط پر بن چکا ہے جس کی قیادت صالحین کے ہاتھ میں ہے۔ ان کی تمام تر کوششیں اور جدوجہد زیادتی کرنے والوں کو روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا ہے اور اللہ کے فضل سے نصرت کے بعد نصرت کی خبریں آرہی ہیں اور دن بدن پیش قدمی بھی ہو رہی ہے۔ لیکن ان کی پوری جدوجہد عملی اور فعلی مدد و تعاون کی محتاج ہے یہ تعاون ایک یتیم کی کفالت کر کے بھی ہو سکتا ہے اور ایک مسجد یا مدرسہ قائم کر کے بھی ہو سکتا ہے۔ یا عقائدی اور تبلیغی اور اصلاحی کوششوں سے بھی ہو سکتا ہے۔

یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت بخش۔ شرک اور مشرکین اور بت پرستوں کو ذلیل کر دے۔ اے اللہ ہمارے مجاہدین بھائیوں کی مدد کر ہر جگہ پر اے اللہ ان کی نصرت قریب کر دے۔ اے قوی و عزیز! اے اللہ یہ ہلکے ہیں ان کو مضبوط کر، اے اللہ یہ بھوکے ہیں ان کو کھانا عطا فرما، اے اللہ یہ ننگے ہیں انہیں لباس عطا کر، یاذوالجلال والاکرام! (بشکریہ جنگ کراچی)